حافظ سعید الحق جدون

شمسی وقمری نظام الاوقات

انسانی زندگی غم اور حسرت خوشی اور تلخی کی دھوپ چھاؤں سے عبارت ہے۔ زندگی کی ہزار نعمتوں اور رحمتوں کی چھاؤں میں انسان کو کچھ خوشی اور کچھ تلخی کی تپش محسوس ہوتی ہے۔ ان خوشیوں اور تلخیوں کے گزرے ہوئے واقعات کی یاد کو محفوظ کرنے اور آنے والے معاملات اور معاہدات اور مذہبی سیاسی' سماجی تقریبات کی لہلہاتی تاریخیں متعین کرنے بلکہ ان گنت مذہبی احکامات پر عمل کرنے کے لئے تاریخی نظام کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہر قسم کے کام خواہ مذہبی ہوں' سیاسی ہوں یا سماجی ہوں کو سرانجام دینا ناممکن ہے۔ اس قسم کے تاریخی نظام کا دارومدار بنیادی طور پر دو چیزوں پر ہے۔ سورج اور چاند۔

اللہ تعالیٰ نے شمسی وقمری دونوں نظام پیدا فرمائے ہیں۔ اور دونوں میں فائدے رکھے ہیں۔ ارشاد باری ہے الشمس و القمر بحسبان ۔ سورج اور چاند حساب کے ساتھ ہیں۔ قرآن مجید میں سورج کے لئے روشنی دینے والا اور چاند کے لئے روشن کیا جانے والا کے الفاظ فرمائے۔ سورۃ فرقان میں اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بے نقاب کیا۔ وجعل فیھا سراجاً و قمراً منیراً اور اس میں سورج کو (روشنی اور تپش دینے والا) چراغ بنایا اور (اس کی ضوء سے نظام شمسی کے اندر) چمکنے والا چاند بنایا۔ سورج کے ازخود روشن ہونے اور چاند کی مستعار روشنی سے دنیا کا منور ہونا اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی واضح روشن دلیلیں ہیں۔

۱۔ نظام شمسی: شمسی نظام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عیسوی ہے جس کی ابتداء جنوری اور اختتام دسمبر پر ہوتا ہے۔ اس سن کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کی ولادت سے ہوئی ہے۔ اور عیسائیوں کے باطل گمان کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے قتل دیئے جانے سے شروع ہوتا ہے جب کہ قرآن نے ان کے اس کفر کی صاف صاف تردید کی ہے۔ وما قتلوہ وما صلبوہ نہ ان یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔

دوسرا بکرمی ہے جس کو ہندو استعمال کرتے ہیں اس کا شروع چیت سے ہوتا ہے اور پھاگن پر ختم ہوتا ہے۔ بکرمی کے مہینے بترتیب 'چیت' بیساکھ' جیٹھ' اساڑھ' ساون' بھادوں' اسوج' کاتک' منگر' پوہ 'ماہ' پھاگن شمسی حساب الات رصدیہ اور اردو قواعد ریاضیہ پر موقوف ہے جس کو ہر شخص آسانی سے معلوم نہیں کرسکتا۔

۲۔ قمری نظام: قمری نظام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اہم مخلوق چاند کے نظام پر ہے۔ قرآن مجید میں چاند کا ذکر دیگر اجرام سماوی سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: والقمر نوراً وقدرہ منازل لتعلمو اعدد

السنین و الحساب۔اور چاند کو نورانی بنایا اسکی منزلیں مقرر کیں' تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کرلیا کرو۔

اس آیت سے یہ بات صاف واضح ہوئی کہ شریعت اسلام میں جلیلب چاند ہی کا متعین ہے۔چاند زمین کے گرد مدار میں اپنا تین سوساٹھ درجے کا ایک چکر 27 ردن 7 گھنٹے 42 منٹ اور 11.6 سیکنڈ کی مدت میں مکمل کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر اگلی رات چاند کی شکل تبدیل ہو کر ظاہر ہوتی ہے۔پہلی تاریخ کو وہ باریک ناخن کی طرح مغربی افق پر ظاہر ہوتا ہے اور جلد ہی غروب ہو جاتا ہے۔اس کے بعد ہر اگلے دن پہلے دن سے بڑا ہوتا ہے اور زیادہ دیر تک افق پر رہتا ہے۔ساتویں تاریخ کو وہ وسط آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور چودھویں کو مکمل چاند کی صورت میں مشرق سے باقاعدہ طور پر طلوع ہوتا دکھائی دیتا ہے۔اور صبح طلوع شمس سے پہلے غروب ہو جاتا ہے بعد میں اس کی روشن سطح بتدریج کم ہونے لگتی ہے اور وہ رات کو دیر سے طلوع ہوتا ہے۔آخری تاریخوں میں وہ صبح کے وقت طلوع ہوتا' ان دنوں اس کی حالت بہت باریک ہو جاتی ہے۔چاند کی اس حالت کو اللہ تعالیٰ نے پرانی بوسیدہ شاخ سے تشبیہ دی ہے۔ و القمر قدرنه منازل حتیٰ عاد کالعرجون القدیم ہم نے چاند کی منازل طے کر رکھی ہے۔یہاں تک کہ وہ (اپنی پہلی حالت کو) پلٹ کر (کھجور کی) پرانی بوسیدہ ٹہنی جیسا ہو جاتا ہے۔

ہر مہینے کا آغاز نئے چاند سے ہوتا ہے' قمری مہینہ کبھی انتیس اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے' ہر دن کی تاریخ کی ابتداء سورج غروب ہونے سے ہوتی ہے۔اس لئے اسلامی حوالہ سے غروب کے وقت ہی تاریخ بدل جاتی ہے۔اور پوری رات اگلے دن کی تابع ہوتی ہے۔مثلاً جمعہ کی برکات وانوارات جمعرات کا دن ختم ہوتے ہی سورج غروب ہونے پر شروع ہو جاتی ہے۔

قمری سن کی ابتدا ہجرت سے ہوئی۔حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حکومت کا نظام پھیل گیا' حساب کتاب کے معاملات میں وسعت پیدا ہوئی' حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کر کے سن ہجری کا تقرر کیا۔ جو آج تک الحمد للہ جاری ہے' بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سن ہجری کی ابتداء خود ﷺ کے حکم سے ہو چکی تھی۔لیکن سرکاری مراسلات میں باضابطہ اندراج حضرت عمرؓ کے دور میں لازمی قرار پایا گیا۔

قمری سال کی ابتداء ہجرت سے کیوں ہوئی؟ حالانکہ قمری سن کے لئے اور بھی بہت سی چیزیں تھیں مثلاً رسولؐ کی پیدائش' ان کی وفات' بدر کی تاریخی فتح' فتح مکہ' حجۃ الوداع وغیرہ۔قمری سال کی ابتداء چند حکمتوں کی بناء پر ہجرت سے ہوئی۔ ایک حکمت اس میں یہ ہے کہ ہر نئے سال کے شروع میں جب ہجرت کی یادگار سامنے آئے گی تو واقعہ ہجرت کی یاد تازہ ہو جائے گی اور فوراً خیال آئے کہ رسولؐ نے دین کی حفاظت کے لئے سب کچھ چھوڑا۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ اس سے اسلامی تشخص کو اجاگر کیا جاتا ہے۔قمری سال کے اہتمام روزمرہ کے حساب کتاب بھی اسلام کا تشخص ہے جس طرح ہر قوم اور ہر فرقے نے اپنا کوئی نہ کوئی نشان مقرر کر رکھا ہے۔اسی طرح مسلمانوں کے لئے اللہ

تعالیٰ نے شعائر مقرر فرمائی ہیں' سن ہجری بھی مسلمانوں کا شعار ہے۔

شریعت کے بہت سے احکام قمری سال سے وابستہ ہیں' قمری سال لگائے بغیر ان احکام کی تکمیل ممکن نہیں۔ مثلاً مدت حمل' مدت رضاع' عدت' سن بلوغ' حیض' نفاس' استحاضہ' نکاح وفسخ نکاح' وقوع طلاق ورجوع' حج' روزہ اعتکاف' شب قدر' شب برأت' عیدالفطر' عیدالاضحیٰ' صدقہ فطر' قربانی' ایام تشریق عرض یہ کہ اسلامی کے جتنے احکام ہیں' تقریباً سارے کے سارے قمری تاریخوں سے وابستہ ہے' کوئی بلاواسطہ اور کوئی بالواسطہ۔

قمری حساب کو محفوظ رکھنا فرض کفایہ ہے' ایسا نہ ہو کہ عیسوی تاریخوں کا رواج اتنا عام ہو جائے کہ لوگ قمری حساب کو بالکل بھلادیں۔ جس طرح آج کل مسلمانوں کو تو اسلامی وقمری مہینوں کے نام بھی پوری طرح یاد نہیں۔ اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلامی سال کب شروع ہوتا ہے۔ اور کب ختم ہوتا ہے۔ اور اب کون سا مہینہ چل رہا ہے' اور اسکے بعد کون سا مہینہ آنے والا ہے' ایسے حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اسلامی وقمری تاریخی نظام کو رواج دیا جائے کیونکہ قمری تاریخ معلوم کرنے کے لئے کسی گہرے علم وبصیرت کی ضرورت نہیں ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ خواہ عالم ہو یا جاہل ہو' شہری ہو یا دیہاتی' قمری حساب بہت آسان ہے' اور اس میں بہت سے فائدے ہیں۔ اس کے برعکس شمسی تقویم بہت مشکل ہے اس میں فائدہ نسبتاً کم ہے۔

مسلمانوں کو قمری تقویم کی اشاعت وترویج پر خاص توجہ دینی چاہیے اور اس قابل فخر امتیاز کو برقرار رکھنا چاہیے۔

مؤتمر المصنفین کی ایک اور عظیم علمی اور تحقیقی پیشکش

سالہا سال سے درس نظامی اور وفاق المدارس کے نصاب میں شامل علم اصول فقہ کی مشہور کتاب المنتخب الحسامی کی مبسوط پشتو شرح

التوضیح السّامی

افادات: مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

(مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک' نوشہرہ)

مرتب: مولوی محمد اشفاق حقانی

شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔ قیمت -/۱۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: مؤتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک